جناب تسلیم احمد ایم اے

مرزا محمود کی سیاسی پیش گوئیاں

وقت کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ دینی ارتداد کی منظم تحریک قادیانیت برطانوی سامراج کے سیاسی گماشتوں نے یورپی نوآبادیت پسندوں اور صیہونی یہودیوں کے بین الاقوامی مفادات کی تکمیل کے لیے چلائی تھی۔ اس تحریک کے اس پہلو سے علامہ اقبال نے پردہ اٹھایا۔ قادیانیت کے ڈرامے میں حصہ لینے والے سیاسی ایکٹروں کے چہروں سے تقدیس کی نقاب الٹ دی اور خرقۂ سالوس میں چھپے ہوئے برہمنوں کے کردار کو طشت از بام کیا۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ اس سراسر سیاسی تحریک کا مقصد برصغیر میں خصوصاً اور مسلم ممالک میں عموماً اسلام کے مستقبل کو تاریک بنانا اور مسلمانوں کو سیاسی ذلت اور محکومیت کے عمیق گڑھوں میں دھکیل دینا تھا۔

مرزا غلام احمد نے اپنی عمر مستعار کو بڑی خلوص مندی سے اس کام میں صرف کیا۔ سامراج کی مدح و توصیف میں چالیس الماریاں کتب کی تصنیف کیں اور اپنی عاقبت کے اس اندوختہ کو اپنے خلیفوں اور مریدوں کے لیے ترکہ کے طور پر چھوڑ گئے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند مرزا بشیر الدین محمود نے پوری سعادت مندی سے سامراج کی خدمت کی۔ اس کے لیے آپ نے ایک تو مرزا غلام احمد کے اوٹ پٹانگ الہامات کو من مانے معنے پہنا کر قادیانی مریدوں پر صداقت مسیح موعود واضح کی، دوسرے جہاں کہیں سیاسی ضرورت پڑی۔ اپنی طرف سے کوئی کشف یا الہام گھڑ کر پیش کر دیا۔ ان الہامات اور پیش گوئیوں کے پیچھے کوئی نہ کوئی سیاسی مصلحت کارفرما رہتی۔

۱۔ ۱۹۱۴ء میں آپ نے تخت خلافت سنبھالا۔ جنگ عظیم اول شروع ہوئی تو انگریز کے حق

میں پیش گوئیاں گھڑنے کا سنہرا موقع ہاتھ لگا۔ دعائیں کی جانے لگیں اور پیش گوئیاں کر کے سامراج کی فتح کے سہانے گیت گاتے گئے۔ اسلامی ممالک کی محکومیت اور ان کی سیاسی غلامی کو قادیانیت کی صداقت کے لیے پیش کیا جانے لگا۔

تحریک خلافت چلی تو قادیانی خلیفہ ترک خلیفہ پر برس پڑے۔ برطانوی سامراج کے حق میں مواد تیار کیا جانے لگا۔ ترکوں کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کرنے کا فریضہ بڑھ چڑھ کر ادا کیا گیا۔ ۱۹۲۲ء میں قادیانیوں کے آقا ئے ولی نعمت شہزادہ ویلز ہندوستان آئے۔ مرزا محمود نے اپنے والد بزرگوار کی سامراج نوازی اور اپنی وفا شعاری کے ثبوت کے لیے ان کی خدمت میں ایک کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پیش کی جسے ۳۲ ہزار سے زائد قادیانیوں سے ایک ایک آنہ چندہ لے کر تیار کیا گیا۔ اسے ایک چاندی کی کشتی میں رکھ کر شہزادہ موصوف کو پیش کیا گیا۔ اس کتاب میں مرزا محمود نے مرزا قادیانی کی روس کے بارے میں پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

"اے شہزادہ ذی جاہ! میں چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کے معجزات بیان کر دینے کے بعد بعض ایسی پیش گوئیاں بھی بیان کر دوں جنہوں نے ابھی پورا ہونا ہے۔ روس کے ملک کے متعلق ان پیش گوئیوں کے علاوہ جو پہلے بیان ہو چکی ہیں اور جو پوری بھی ہو چکی ہیں آپ کی یہ بھی پیش گوئی ہے کہ اس ملک کی حکومت آخر احمدیوں کے ہاتھ میں آجا دے گی اور یہ بھی اللہ تعالیٰ بخارا کے ملک میں خاص طور پر اس سلسلہ کو قریب زمانہ میں ہی پھیلا دے گا اور یہ بھی کہ یورپ کا اکثر حصہ آخر اسلام قبول کر لے گا۔" [1]

اس پیش گوئی کا شان نزول یہ تھا کہ اسی زمانے میں قادیانیوں نے اپنے جاسوس تبلیغ کے نام پر روس بھیجنے شروع کر دیے تھے جو برطانوی سامراج کی جاسوسی کا فریضہ انجام دیتے۔ محمد امین قادیانی اور ظہور حسین قادیانی کو جاسوسی کرنے کے الزام میں حکومت

---

[1] تحفہ شہزادہ ویلز، مؤلفہ مرزا محمود، کریمی پریس لاہور، ۱۹۲۲ء، ص ۱۱۲

روس نے قید کیے رکھا۔ اس پیش گوئی کو پچاس سال گزر چکے ہیں۔ روس میں اشتراکی حکومت قائم ہے۔ مرزا محمود کی پیش گوئی پچاس سال گزرنے کے بعد بھی پوری نہیں ہوئی وجہ غالباً یہ ہے کہ روسی آمروں نے قادیانی مبلغوں کے قدم نہ جمنے دیے اور ان کے حریت کش عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

۲۔ کشمیر کی آزادی کے بارے میں مرزا محمود نے بڑے دعوے کیے ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے کشمیر کو برطانوی مفادات کی تکمیل کے لیے ایک قادیانی سٹیٹ میں تبدیل کرنے کی سازش۔ ہندوستانی اور مسلمانانِ عالم کی آزادی اور ملی بقا کے دشمنوں نے کشمیر کی آزادی کا ڈھونگ رچایا۔ مرزا محمود نے ۱۹۳۲ء میں بڑے دعوے سے پیش گوئی کی:

"خدا تعالیٰ کا منشا یہ ہے، اس لیے کشمیر ضرور آزاد ہوگا اور اس کے بسنے والوں کو ضرور ترقی کا موقع دیا جائے گا"

۴۰ سال گزر چکے ہیں۔ کشمیر آزادی کے لیے تڑپ رہا ہے۔ یہ پیش گوئی برطانوی سامراج کی اعانت سے کشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کے وقت کی گئی۔ احرار اور دیگر مسلم زعماء کی بر وقت مداخلت سے قادیانیوں کا اصل مقصد پورا نہ ہو سکا اور یہ جھوٹی پیش گوئی مرزا محمود کی سیاسی شعبدہ کاری کی دلیل بن گئی۔

۳۔ ۱۹۴۰ء میں آپ نے فرمایا۔

"ہمیں نہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہیے کہ دنیا کو سنبھال سکیں" [2]

ابھی تک تو قادیانیوں کو دنیا سنبھالنے کا کوئی چارج نہیں ملا۔ ممکن ہے استعماری طاقتوں سے کوئی خفیہ معاہدہ ہو جس کا انکشاف وقت پر ہو یا یہ پیش گوئی حفظ ماتقدم کے طور پر ہو۔

---

[1] البشارات، مرزا محمود کے کشوف والہامات مجموعہ، ادارۃ المصنفین ربوہ ص ۳۰۹

[2] الفضل قادیان ۴ جون ۱۹۴۰ء

۴۔ قیام پاکستان کے وقت بھی خلیفہ صاحب نے ایسی ذو معنی پیش گوئیاں اور الہامات شائع کیے جن سے یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ خدا کی مرضی ہندوستان کو اکٹھا رکھنے کی ہے۔ لیکن آپ کی سیاسی پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت نصیب ہوئی۔ ان پیش گوئیوں کی بنیاد برطانوی سامراج کے پاکستان دشمن رویہ پر قائم تھی۔ انہیں جذبات کا اظہار پیش گوئی کے انداز میں بیان کیا گیا۔ لیکن خدا کے فضل سے پاکستان بن کر رہا۔

۵۔ سرحدوں کے تعین کے بارے میں جو بونڈری کمیشن قائم ہوا اس میں قادیانیوں کی طرف سے آنجہانی بشیر احمد ایڈووکیٹ نے قادیانی کیس کو جس طرح پیش کیا اور مرزا محمود نے سر ظفر اللہ کو جو لائن دی اس کے نتیجے میں گورداسپور کا علاقہ مسلمانوں کو نہ مل سکا اور کشمیر پر بھارت کو قبضہ جمانے کا موقع ملا۔ مرزا محمود کو اس ایوارڈ سے چند دن قبل ہی الہام ہو گیا کہ قادیان ہندوستان میں شامل ہو جائے گا۔

قادیانی مؤلف دوست محمد لکھتا ہے کہ:

"مرزا محمود کا یہ الہام الٰہی اس بات کی تعبیر تھی کہ قادیان کا بھارت سے الحاق ہو جائے گا۔" [1]

۶۔ ۱۹۵۵ء میں دستوری بحران پیدا ہو گیا۔ گورنر جنرل نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کو توڑ دیا اور محمد علی کو وزارت بنانے کی دعوت دی۔ مرزا محمود نے تین دن پہلے اپنے مخصوص رویہ اور کشوف کے انداز میں جماعت کو یہ بات بتا دی، فرماتے ہیں:

"میں نے کہا تھا، اگر تمہارا خدا چاہے تو تین دن کے اندر اندر ان لوگوں کی طاقت کو توڑ دے اور برسر اقتدار لوگ جو اس وقت شرارت کر رہے ہیں۔ ان کے فتنہ سے ملک کو بچائے خدا کی قدرت دیکھو جمعہ کو میں نے یہ الفاظ کہے اور اتوار کو گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی توڑ دی اور نئی وزارت بنانے کے لیے مسٹر محمد علی کو دعوت دے دی۔ گویا خطبہ پر پورے تین دن بھی نہیں گزرے تھے کہ وہ خطرات جو پاکستان

---

[1] البشرات ص ۱۵۸

کو پیش آرہے تھے۔ عارضی طور پر ٹل گئے۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گورنر جنرل کی اس غلط کاروائی اور بعد کے سیاسی حالات کا قادیانی خلیفہ کو پہلے سے علم تھا جسے پیش گوئی کے انداز میں پیش کیا گیا۔

۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو مرزا محمود نے جلسہ سالانہ ربوہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"ایک بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں لوگوں کو ایک بڑی مصیبت پڑی ہوئی ہے اور وہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ کشمیر کے مسئلہ میں آج تک پاکستان حیران بیٹھا ہے اور پاکستانی عوام گورنمنٹ سے بھی زیادہ حیران بیٹھے ہیں۔ یہ سب کو نظر آرہا ہے کہ جب تک کشمیر نہ ملا پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا اور یہ بھی سب کو نظر آرہا ہے کہ کرنا کراتا کسی نے کچھ نہیں، سب حیران ہیں۔ پاکستان کی نظر امریکہ پر ہے اور امریکہ کی نظر روس پر ہے اور اگر کسی وقت پاکستان نے ادھر ہلچل کی تو روس اپنی فوجیں افغانستان میں داخل کر دے گا یا گلگت میں داخل کر دے گا۔ اس حیرت میں پاکستانی گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی۔ میں اپنی جماعت کو آج کہتا ہوں کہ جب دعائیں کریں تو کشمیر کے متعلق بھی دعائیں کریں۔ دوسرے میں ان کو یہ تسلی بھی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سامان نرالے ہوتے ہیں۔ میں جب پارٹیشن کے بعد آیا تھا تو اس وقت بھی میں نے تقریروں میں اس طرف اشارہ کیا تھا مگر گورنمنٹ نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب نظر آرہا ہے کہ وہی باتیں جن کو میں نے ظاہر کیا تھا وہ پوری ہو رہی ہیں یعنی پاکستان کو جنوب اور مشرق کی طرف سے خطرہ ہے لیکن ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں کہ ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے اور وہ خطرہ ایسا ہوگا کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہے گی۔ سو

لہ المبشرات ص۳۹۹

دعائیں کرو اور یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ روس اور اس کے دوست ہندوستان سے الگ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ امریکہ یہ محسوس کرے گا کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔ پس مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا اور پھر فلسطین میں آ گئے مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔[1]

اس سیاسی پیش گوئی میں قادیانی خلیفہ نے یہ بتایا ہے کہ خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ روس ہندوستان کا ساتھ چھوڑ دے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ان کے درمیان پچیس سال کے لیے ایک دفاعی معاہدہ ہو گیا ہے۔ دوسرے آپ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کشمیر پاکستان کو جلد از جلد مل جائے گا لیکن یہ بات بھی پوری نہیں ہوئی اور اس پیش گوئی پر سترہ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اگر ۱۹۳۲ء کی پیش گوئی کو دیکھا جائے تو ۴۰ سال گزر گئے ہیں۔

مرزا محمود کی اس طرح کی اور پیش گوئیاں بھی ہیں جن کی اصل غرض و غایت سیاسی تھی سامراجی طاقتوں کے اشاروں پر آپ نے کئی باتیں پیش گوئیوں کے انداز میں نمایاں اور اپنی جماعت کو ان کے لیے تیار کیا۔ مرزا قادیانی تمام عمر برطانوی سامراج کے سیاسی ظلم و استبداد کی تعریف کرنے میں مصروف رہا اور صیہونی یہود کی بلاواسطہ خدمت کا فریضہ ادا کرتا رہا۔ "مسیح موعود" نے اس سے تقریباً دوگنے عرصے تک امریکی، برطانوی اور صیہونی تخریب کاروں کے سیاسی مفادات کی تکمیل اور حفاظت کے لیے سیاسی پیش گوئیاں کیں۔ ان

---

[1] مسئلہ کشمیر، چین اور بھارت کی چپقلش، مؤلفہ جلال الدین شمس قادیانی، ضیاء الاسلام پریس ربوہ ص۱